مناظرہ سُنّی شیعہ

مولوی فیض محمد شیعی :- متعہ کا اِس سے زیادہ ثبوت کیا ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم نے اس کی حلت کا اعلان کر دیا ہے اور سُنّیوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کر کے متعہ کو حرام قرار دیا اور قرآن کو چھوڑ دیا۔

اللہ یار خان سُنّی ———— استغفر اللہ! متعہ کی حِلّت قرآن تو قرآن کسی حدیث سے بھی ثابت نہیں ہے البتہ قرآنی آیات خواہ مکّی ہیں یا مدنی حُرمت متعہ پر صاف صاف دلالت کرتی ہیں باقی خیال کرنا حلّت و حُرمت کا اختیار ہمارے مذہب میں کلّی طور پر پیغمبر کو بھی نہیں ہوتا بلکہ یہ فعل خدا تعالےٰ کا ہے۔ حضرت عمر کو کہاں سے فعل حُرمت کا اختیار حاصل ہوا یہ اختیارات تو مذہب شیعہ میں ائمہ معصومین کو دیئے گئے ہیں جس چیز کو چاہیں حرام کریں۔ جس کو حلال کریں۔

شیعہ ———— قرآن کی آیت "فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن" موجود ہے کہ جس عورت سے متعہ کرو اس کو متعہ کی اُجرت دیا کرو۔

سُنی ———— سُبحان اللہ! آیت کا مطلب خوب سمجھا۔ اجی ملک فیض محمد! آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم جماع سے نفع اٹھاؤ۔ ان کو مہر دے دیا کرو! نہ کہ متعہ۔

شیعہ ———— مہر ہرگز مراد نہیں ہو سکتا مہر تو محض نکاح کرنے سے لازم ہو جاتا ہے پھر فائدہ اٹھانے کی قید کی کیا حاجت تھی لہٰذا متعہ کی اُجرت مراد ہے۔

www.jrnmpak.tk

سُنّی ——— کس قائل نے کہا ہے کہ محض نکاح سے پورا مہر لازم ہو جاتا ہے اجی حضرت! بعد نکاح قبل از خلوۃ صحیحہ یا وطی کے طلاق دے دی جائے تو نصف مہر دینا پڑتا ہے نہ پورا۔ اور آیت میں پورا مہر مراد ہے۔

شیعہ ——— آیت میں پورے مہر کا کوئی قرینہ نہیں آپ کس لفظ سے پورا مہر مراد لیتے ہیں؟

سُنّی ——— نصف کے نہ مذکور ہونے سے پورا مراد لیتے ہیں جب چیز مطلق چھوڑ دی جائے تو مراد فرد کامل اس سے ہوتا ہے جب نصف کا لفظ نہ تھا۔ تو ہم نے کامل مراد لیا اور کامل پورا مہر ہے۔

فیض محمد صاحب شیعہ ——— آیت فما استمتعتم بہ جس کی مصدر جو ماخذ فعل ہے متعہ ہے آپ نکاح کس لفظ سے لیتے ہیں متعہ سے متعہ ہی مراد ہوگا نہ نکاح۔

سُنی اللہ یار خان ——— متعہ کے معنی لغت عربی میں کیا ہیں۔ آیا یہی آپ کا اصطلاحی متعہ یا مطلق نفع اٹھانا۔

شیعہ ——— اس سے ہم کو کیا واسطہ؟ لفظ متعہ کا موجود ہے۔

سُنّی ——— اچھا، آپ صرف لفظ سے بحث کرتے ہیں۔ اچھا فرمائیں، کوئی خارجی موجودہ شیعہ پر یہ اعتراض کر دے کہ تم یزید کو بہت بُرا بھلا کہتے ہو حالانکہ قرآن اس کی بڑی تعریف کرتا ہے۔

شیعہ ——— وہ آیت قرآن میں کہاں ہے؟

سُنی ——— ارے بھائی! میں نے تو خارجیوں کا عقیدہ پیش کیا تھا نہ سُنیوں کا۔

شیعہ ——— اچھا، خارجی کونسی آیت تعریف یزید میں پیش کرتے ہیں یزید تو وقت

www.imompak.net

نزدل قرآن موجود ہی نہ تھا

سُنّی —— ارے بھائی! ہم کو اس سے بحث نہیں وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

"ویزیدھم من فضل اللہ" یزید بنوامیہ کا خدا کے فضل سے ہے اور خدا کے فضل سے پیدا ہوا اور خدا کے فضل حکومت لی۔ اور خدا نے فضل کر کے اس کو دی۔ بس شیعہ مولوی تاڑ گیا۔ کہ متعہ کے لفظ کا جواب لفظ یزید سے دیا گیا۔

سُنی —— جناب عالی! آیت سے مُراد نکاح صحیح مراد ہے اور منکوحہ سے زوجہ مُراد ہے نہ ممتوعہ عورت زوجہ ہے نہ زوجہ میں داخل ہے آیت قرآنی متعہ کو حرام قرار دے چکی ہے۔

(۱) "فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنٰی وثلاثۃ وربع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم" پس نکاح کریں ان عورتوں سے جو خوش آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار سے پس خوف عدل ہو یعنی بے انصافی کا تو ایک ہی کافی پر پابندی رکھیں۔

(۲) "ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المؤمنات فما ملکت ایمانکم الی ان قال ذلك لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم" جو شخص تم میں سے آزاد عورتیں سے نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو پس لونڈیاں کرے مگر لونڈی سے اس وقت جائز ہے جب خوف زنا۔ کا ہو اگر صبر کرو تو تمہارے لئے اچھا ہو گا۔

(۳) "ویستعفف الذین لا یجدون نکاحاً حتٰی یغنیھم اللہ من فضلہ" بچتے رہیں وہ لوگ جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتے یہاں تک کہ خدا ان کو غنی کر دے اپنے فضل و کرم سے۔

(فائدہ) قرآن نے دو دو تین تین چار چار کی قید لگا کر متعہ کی جڑ اکھیڑ پھینکی چونکہ متعہ میں ممتوعہ عورتوں کی کوئی تعداد نہیں ہوتی خواہ چار سو کریں معلوم ہوا کہ ممتوعہ زن "فانکحوا" کے حکم میں جو

قرآن میں آتا ہے داخل نہیں ہے۔

دوم :۔ قرآن نے عدل کی قید لگا کر متعہ پر کاری ضرب لگائی چونکہ ممتوعہ عورتوں میں عدل وانصاف کی ضرورت نہیں۔ انصاف وعدل سے باری مقرر کرنا صرف منکوحہ زوجہ کے لئے ہے۔

سوم :۔ بعد نکاح " اوما ملکت " کی قید لگا کر بتا دیا کہ صرف دو قسم کی عورتیں حلال ہیں۔ اگر ممتوعہ زن حلال ہوتی تو اس کا ذکر بھی کیا جاتا۔

چہارم :۔ " ومن لم یستطع منکم طولا " کی قید سے متعہ فنا ہو گا قرآن نے بتایا کہ آزاد مسلمان عورتوں کے نہ ملنے پر باندیوں سے نکاح کر لینا اگر متعہ کا وجود ہوتا تو قرآن یوں فرماتا " ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المؤمنات فاستمتعوا باالنساء اوما ملکت ایمانکم "۔ چونکہ متعہ مبارکہ تو دو آنہ چار آنہ پر روٹی وکپڑا پر بھی کیا جاسکتا تھا۔ ایک آسان اور ارزاں پھر لکل جدید لذۃ۔ ہر نئی میں لذت ہوتی ہے پھر ہر روز نیا نظارہ۔ پھر صبر کی قید قرآن کو کیونکر لگانا پڑتی۔ صاف حکم دیتا اگر آزاد عورت نہیں ملتی اور نہ ہی باندی ملتی ہے تو دو چار آنہ پر نئی نئی سے ہم آغوش ہو جانا چاہیئے۔

واہ متعہ شریف، الحمد للہ! کہ اس کی خدا نے اجازت نہ فرمائی تھی ورنہ کوئی شخص اپنی عزت نہ بچا سکتا جو زانی وزانیہ پکڑے جاتے تو فوری کہتے ہم نے تو جناب صیغے متعہ کے پڑھ کر یہ متبرک فعل کیا ہے۔ ہم نے تو خالی ثواب نہیں لوٹا بلکہ ملائکہ کی پیدائش کی وجہ سے ہم تو یہ فعل کرتے ہیں۔ ملائکہ کثرت سے پیدا ہوں۔

اے اہل اسلام! اہل انصاف! خدا کے لئے انصاف کرنا اگر اس متعہ کو جائز رکھا جائے تو کیا حدود شرعی باقی رہ سکتی ہیں جن پر کوڑے لگائے جائیں یا رجم کیا جائے۔ اگر باکرہ

لڑکی اور کنوارہ لڑکا زنا کرتے پکڑے جائیں یا بیوہ عورت پکڑی جائے تو اس پر کب حد جاری کی جاسکتی ہے وہ فوری کہہ سکتی ہے کہ ہم نے متعہ کیا ہوا ہے اگر متوعہ عورت زوجہ میں داخل ہوتی تو قرآن کریم " خشی العنت " کی قید نہ لگاتا۔ متعہ تو ہر وقت مل سکتا تھا بچنے کی کیا حاجت تھی اور صبر کی قید کی کیا ضرورت تھی۔

میں حیران ہوں جب شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ متعہ کو حرام نہ فرماتے تو کوئی انسان زنا نہ کرتا بھلا ان سے دریافت کریں متعہ سے بڑھ کر کونسی زنا ہے جو لوگ کرتے ہیں۔ لوگ زنا کرتے ہیں مگر اس کو حرام سمجھ کر کرتے ہیں۔ آپ حلال ہونے کا فتوٰے دیتے ہیں دونوں میں بڑا فرق ہے۔

اچھا علی نقی صاحب! اس حدیث کا ذرا جواب دیں جو فتح بن یزید سے مروی ہے " متعہ اور اسلام " کے صہ ۱۸ پر " سالت ابالحسن علیہ السلام عن المتعۃ فقال ھی حلال مباح مطلق لمن لم یغنیہ اللہ باالتزویج فلیستعف بالمتعۃ فان استغنی عنھا بالتزویج فھی مباح لہ اذا غاب عنھا "۔ سوال کیا میں نے متعہ کے متعلق تو حضرت نے فرمایا کہ حلال مباح ہے اس کے لیے جس نے شادی نہ کی ہوئی ہو بے شک وہ متعہ کے ذریعہ سے بدکاری سے بچے لیکن جس نے شادی کر لی ہے اس کو اب ضرورت نہیں ہاں اسوقت مباح ہوگا جب سفر میں چلا جائے۔ (فائدہ) نقی صاحب! اگر متعہ نکاح میں داخل تھا تو ایک عورت آزاد سے شادی کر لینے پر متعہ کیونکر حرام ہوا جب ایک مرد کو چار عورتوں کی اجازت قرآن نے دے دی ہے پہلے بھی ایک یا دو یا تین عورتیں منکوحہ تھیں اگر متعہ نکاح میں داخل تھا تو اس چہارم سے متعہ کرنا حلال ہوتا حالانکہ امام نکاح صحیح کے بعد حرام فرماتے ہیں پھر آپ کس طرح نکاح میں داخل کرتے ہیں۔

www.jhompak.net